أوقاف الراجحي
AL RAJHI ENDOWMENT
صالح الراجحي SALEH AL RAJHI
Teach Me Islam Program Series

GIFT
NOT FOR SALE

عقیدہ کی خرابیاں اور اُن سے بچنے کے طریقے

تالیف

سماحۃ الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز حفظہ اللہ
(مفتی اعظم سعودی عرب)

اُردو ترجمہ
اسرار الحق عبید اللہ

نظرِ ثانی
محمد اسماعیل عبد الحکیم

Urdu

Printed on account of

Saleh Abdulaziz Al Rajhi Endowment Management

(May God bestow mercy on him ,his offspring and all Moslems)

ARABIAN PRINTING & PUBLISHING HOUSE www.rajhiawqaf.org

Urdu اللغة الأوردو

أوقاف الراجحي
AL RAJHI ENDOWMENT
صالح الراجحي
SALEH AL RAJHI
سلسلة برنامج علمني الإسلام

القوادح في العقيدة
ووسائل السلامة منها

تأليف
عبدالعزيز بن عبدالله بن باز (رحمه الله)

ترجمة
أسرار الحق بن عبيد الله

مراجعة
محمد إسماعيل عبدالحكيم

أوردو

يوزع مجاناً ولا يباع

طبع على نفقة
إدارة أوقاف صالح عبد العزيز الراجحي
(غفر الله له ولوالديه ولذريته ولجميع المسلمين)
www.rajhiawqaf.org

اللغة الأوردو Urdu

عقیدہ کی خرابیاں

اور اُن سے بچنے کے طریقے

تالیف

سماحۃ الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز حفظہ اللہ

(مفتی اعظم سعودی عرب)

اُردو ترجمہ

اسرار الحق عبید اللہ

نظر ثانی

محمد اسماعیل عبدالحکیم

دفتر تعاون برائے دعوت وارشاد سلطانہ۔ ریاض

زیرنگرانی

وزارت اسلامی امور واوقاف ودعوت وارشاد

فون ۴۲۴۰۰۷۷ پوسٹ بکس نمبر ۹۲۶۷۵ ریاض ۱۱۶۶۳ - سویدی روڈ

مملکت سعودی عرب

حقوق الطبع محفوظة

الطبعة الأولى ١٤١٩هـ - ١٩٩٩م

ح) المكتب التعاوني للدعوة والإرشاد بسلطانة ، ١٤١٩هـ

فهرسة مكتبة الملك فهد الوطنية أثناء النشر

ابن باز ، عبدالعزيز عبدالله

القوادح في العقيدة / ترجمة أسرار الحق عبيد الله - الرياض .

٤٨ ص ؛ ١٢ × ١٧ سم

ردمك : ٤ - ٦٥ - ٨٢٨ - ٩٩٦٠

(النص باللغة الأوردية)

١ - العقيدة الإسلامية   أ- اسرار الحق ، عبيدالله

(مترجم)   ب- العنوان

ديوي ٢٤٠   ١٩/٢٤٣٤

رقم الايداع ١٩/٢٤٣٤

ردمك : ٤- ٦٥ - ٨٢٨ - ٩٩٦٠

بسم الله الرحمن الرحيم

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين' والعاقبة للمتقين ' والصلاة والسلام الأتمان الأكملان على عبده و رسوله و خليله' و أمينه على وحيه نبينا و إمامنا و سيدنا محمد بن عبدالله' و على آله و أصحابه' و من سلك سبيله ' واهتدى بهداه إلى يوم الدين.أما بعد :

ساری تعریفیں اللہ رب العالمین کے لئے ہیں' اور بہترین انجام متقیوں کا ہے اور مکمل ترین پورے طور پر درود و سلام ہو اس کے بندے' اس کے رسول' اس کے خلیل اور امین وحی ہمارے نبی' ہمارے امام' ہمارے سردار محمد بن عبداللہ پر اور آپ کی آل پر آپ کے اصحاب پر' اور اس پر جس نے قیامت تک آپ کا راستہ اختیار کیا' آپ کی ہدایت سے راہ یاب ہوا-

یقیناً عقیدے کی سلامتی ایک اہم چیز اور زبردست فریضہ ہے' دوسرے فرائض کا درجہ اس کے بعد ہے' اس لئے تقریر کا عنوان رکھا گیا ہے-

"القوادح في العقيدة ووسائل السلامة منها"- عقیدے کی خرابیاں اور ان سے بچاؤ کے طریقے-

عقیدہ وہ ہے جسے انسان از روئے دین و اعتقاد، صلاح و فساد، اچھائی اور برائی کے اختیار کرتا ہے۔

مقصد صحیح عقیدہ اور اس سلسلے میں جو چیزیں بندے پر واجب ہوتی ہیں اسے بیان کرنا ہے اس لئے کہ اس دنیا میں عقیدے بہت ہیں، مگر سوائے اس عقیدے کے جسے کتاب اللہ و سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا ہے سب فاسد ہیں، اور یہی وہ اسلامی عقیدہ ہے جو معصیت و بدعت اور شرک کی آمیزش سے پاک و صاف اور خالص ہے، اور یہی وہ عقیدہ ہے جس کا بیان اللہ کی کتاب میں ہوا ہے اور جس پر اللہ کے رسول جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت دلالت کرتی ہے اور یہی اسلام ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿ إِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الإِسْلام ﴾ (سورۃ آل عمران : ۱۹)

"بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک محبوب دین اسلام ہی ہے۔"

اور ارشاد فرمایا :

﴿ اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ أَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الإِسْلامَ دِيْنًا ﴾ (سورۃ المائدہ : ۳)

"آج ہم نے تمہارا دین تمہارے لئے مکمل کر دیا اور اپنی نعمت تمہارے اوپر پوری کر دی اور اسلام تمہارے لئے از روئے دین پسند کر لیا۔"

تو اسلام اللہ کا وہ دین ہے جس کے ہوتے ہوئے کسی سے بھی اور دین مقبول نہیں ہوگا' اللہ کا فرمان ہے :

﴿ وَمَن يَبْتَغِ غَيْرَ الإِسْلامِ دِيْنًا فَلَن يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الأخرة مِنَ الْخَاسِرِينَ ﴾ (سورۃ آل عمران : ۸۵)

"جو کوئی بھی مذہب اسلام کے علاوہ اور دین تلاش کرے گا تو اس سے وہ ہر گز قبول نہیں کیا جائے گا اور وہ آخرت میں خسارہ اٹھانے والوں میں سے ہوگا۔"

اور یہی تمام انبیاء کرام کا دین ہے یہی آدم علیہ السلام اور ان کے بعد کے انبیاء کرام نوح' ابراہیم' موسیٰ' عیسیٰ' داؤد' سلیمان' اسحاق' یعقوب' یوسف اور ان کے علاوہ انبیاء علیہم السلام کا دین ہے۔

اور یہی ہمارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دین ہے جنہیں اللہ نے تمام انسانوں کے لئے مبعوث کیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"انبیاء کرام باپ شریک بھائی ہیں جن کی مائیں مختلف ہیں اور ان کا دین ایک ہی ہے۔"

اور ایک روایت میں : "باپ شریک بیٹے ہیں" کا لفظ ہے۔

مطلب یہ ہے کہ تمام انبیاء کرام کا دین ایک ہے اور وہ اللہ کی توحید اور اس بات پر ایمان کہ وہی سارے جہان کا پالنہار ہے اور وہی تمام مخلوق کا پیدا کرنے والا، جاننے والا ہے، اور آخرت، بعث و نشور، جنت و جہنم، میزان اور ان کے علاوہ تمام اخروی امور پر ایمان رکھنا۔ لیکن شریعتیں تو یہ مختلف ہیں اور یہی معنی علاتی اولاد کا ہے، یعنی سوکنوں کے بیٹے اور یہ کہہ کر شریعتیں مراد لی ہیں جیسے کہ اللہ کا فرمان ہے :

﴿ لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنكُمْ شِرْعَةً وَ مِنْهَاجًا ﴾

(سورۃ المائدۃ : ۴۸)

"تم میں سے ہر ایک کے لئے ہم نے ایک شریعت اور راہ مقرر کر دی ہے۔"

"اخوۃ الأب" جن کے باپ ایک ہوں اور مائیں مختلف ہوں اسی طرح انبیاء کرام ہیں جن کا دین ایک ہے اور وہ اللہ کی توحید اور تمام عبادات کو اسی کے لئے خالص کرنا۔

اور لا إله إلا الله کا مفہوم یہ ہے کہ صرف اللہ کی عبادت کرنا اور اللہ 'اللہ کے فرشتوں' اس کی کتابوں' رسولوں' یوم آخرت اور اچھی بری تقدیر پر ایمان رکھنا ہے-

اور ان چیزوں پر ایمان رکھنا جو ان سے نکلتی ہیں جیسے بعث و نشور' جنت و جہنم' میزان' حساب و کتاب اور پل صراط وغیرہ-

ایسے ہی انبیاء کرام ہیں کہ ان کا دین ایک ہے' سب کے سب ایک ہی دین لے کر آئے لیکن شریعتیں مختلف ہیں جیسے سوکنوں کی اولاد' تورات کی شریعت انجیل اور توریت سے پہلے کی شریعتوں سے مختلف ہے اور ہمارے نبی جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت توریت و انجیل دونوں کی شریعت سے مختلف ہے' اللہ تعالیٰ نے اس امت پر آسانی کر دی' اور بہت سارے احکام میں تخفیف کر دی جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا :

﴿وَ يَضَعُ عَنْهُمْ إِصرهُمْ وَ الأَغْلالَ الَّتِى كَانَتْ عَلَيْهِمْ﴾

(سورۃ الأعراف : ۱۵۷)

"اور ان لوگوں پر جو بوجھ اور طوق تھے ان کو دور کرتے ہیں-"

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

" بُعِثْتُ بِالْحَنِيفِيَّةِ السَّمْحَةِ "

" مجھے آسان دین حنیفی کے ساتھ بھیجا گیا-"

تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایسی آسان شریعت کے ساتھ بھیجا جس میں نہ تو کوئی بوجھ ہے اور نہ کوئی قید اور نہ ہی اس میں کوئی تنگی ہے جیسا کہ اللہ سبحانہ نے فرمایا:

﴿ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ﴾

(سورۃ الحج: ۷۸)

"اور تم پر دین کے بارے میں کوئی تنگی نہیں ڈالی-"

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت سے پہلے گزشتہ شریعتوں کے پیروکار پانی نہ ملنے کی صورت میں تیمّم نہیں کرتے تھے بلکہ نمازیں مؤخر کر دیتے اور پانی ملنے پر وضو کر کے، جمع کر کے پڑھتے، اور اس محمدی شریعت میں تیمّم جائز ہے تو جو آدمی پانی نہ پائے، یا اس کے استعمال سے عاجز ہو تو پاک مٹی سے تیمّم کر کے نماز پڑھ لے-اس طرح اس میں بہت ساری سہولتیں اور آسانیاں پیدا ہو گئیں-

اور ہر نبی خاص اپنی قوم کے ہی پاس بھیجا جاتا تھا لیکن نبی کریم جناب

محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمام انس و جن اور عرب و عجم کی طرف نبی بنا کر بھیجے گئے اور اللہ نے آپ کو خاتم النبین بنایا۔

ہم سے پہلے کے لوگ نماز صرف اپنی عبادت گاہوں' مسجدوں اور نماز کی جگہوں میں ہی پڑھ سکتے تھے لیکن اس محمدی شریعت میں آپ جہاں کہیں بھی ہوں نماز پڑھ سکتے ہیں اللہ کی جس زمین میں خواہ وہ صحرا و بیابان ہو نماز کا وقت ہو نماز پڑھ لیں۔

جیسے کہ اللہ کے رسول نے فرمایا:

"جُعِلَتْ لِيَ الأَرْضُ مَسْجِداً وَ طُهُوْراً"

"زمین ہمارے لئے مسجد اور پاکیزگی کا ذریعہ بنادی گئی ہے۔"

تو وہ اسلامی شریعت جسے ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے ایک آسان اور کشادہ شریعت ہے' جس میں کوئی تنگی اور قید نہیں ہے۔

جیسے مریض کو روزہ رکھنا لازم نہیں ہے بلکہ اس کے لئے درست ہے کہ وہ افطار کرے اور روزوں کی قضاء کر لے' اور مسافر نماز قصر کے ساتھ پڑھے اور ماہ رمضان میں روزہ نہ رکھ کر بعد میں قضاء کر لے جیسا کہ اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا:

﴿ وَ مَن كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ ﴾

(سورۃالبقرۃ : ۱۸۵)

"اور جو آدمی بیمار ہو یا مسافر ہو تو دوسرے دنوں میں تعداد پوری کرلے۔"

اور نمازی اگر کھڑے ہونے پر قدرت نہیں رکھتا ہے تو بیٹھ کر نماز پڑھے اور اگر بیٹھ بھی نہیں سکتا تو پہلو پر نماز پڑھے اور پہلو پر بھی نماز نہیں پڑھ سکتا تو چت لیٹ کر نماز ادا کرے۔

جیسا کہ یہ سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح طریق سے ثابت ہے'

اور جب انسان کوئی ایسی حلال چیز نہ پائے جس سے وہ اپنی زندگی کی آخری سانس روک سکے تو اس کے لئے مردار اور اس جیسی دوسری چیزیں کھا کر اپنی زندگی بچانا جائز ہے تاکہ وہ مر نہ جائے۔

تو معلوم ہوا کہ اسلامی عقیدہ اللہ کی توحید اور اس کے تئیں اخلاص ہی ہے' اور اللہ اور اس کے رسولوں' کتابوں' فرشتوں اور یوم آخرت یعنی دوبارہ زندہ کئے جانے اور اٹھائے جانے پر ایمان ہو' جنت و جہنم اور

ان کے علاوہ اخروی امور پر ایمان ہو اور اچھی بری تقدیر نیز اس بات پر ایمان ہو کہ اللہ نے تمام چیزوں کو مقدر کر رکھا ہے جس پر وہ اپنے علم کے ساتھ محیط ہے اور اپنے پاس لکھ رکھا ہے۔

اور اسلام کے دیگر ارکان نماز پڑھنا' زکوٰۃ ادا کرنا' روزے رکھنا اور حج کرنا ہے۔ اور اس کے واجبات و فرائض اللہ کے راستے میں جہاد کرنا' اچھی باتوں کا حکم کرنا اور برائیوں سے روکنا' والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنا' صلہ رحمی کرنا' سچی بات کرنا اور امانت کی ادائیگی کرنا وغیرہ۔

تو اسلام اللہ تعالیٰ کی توحید اور اخلاص کی ساتھ اس کا تابع و فرمانبردار ہو جانے اور اللہ' اس کے رسول کی اطاعت و تابعداری پر جم جانے کا نام ہے۔

اور اسلام کا نام اسلام اسی لئے ہے کہ مسلمان اپنا معاملہ اللہ کے حوالے کر دیتا ہے' اسی کو ایک مانتا ہے' غیروں کو چھوڑ کر تنہا اسی کی عبادت کرتا ہے' اور اسی کے احکام کی فرمانبرداری کرتا ہے' اور نافرمانی سے باز رہتا ہے اور اس کے حدود سے آگے نہیں بڑھتا ہے یہی اسلام ہے۔

اور اس کے پانچ ارکان ہیں اور وہ یہ ہیں :

اس بات کی گواہی دینا کہ معبود برحق صرف اللہ ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں - نماز قائم کرنا' زکاۃ دینا' ماہ رمضان کے روزے رکھنا اور جسے طاقت ہو بیت اللہ کا حج کرنا-

اور دونوں شہادتوں کا مفہوم یہ ہے کہ خالص اللہ کی عبادت کی جائے اور یہ ایمان ہو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور یہ دونوں شہادت دین کی جڑ اور ملت اسلام کی بنیاد ہیں' تو حقیقی معبود صرف تنہا اللہ کی ذات ہے اور یہی لا إله إلا اللّٰه کا مفہوم ہے جیسا کہ اللہ نے فرمایا:

﴿ ذَٰلِكَ بِأَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَ أَنَّ مَا يَدْعُونَ مِن دُونِهِ هُوَ الْبَاطِلُ ﴾ (سورۃ الحج: ۶۲)

"یہ اس لئے کہ اللہ ہی حق ہے اور اس کے علاوہ جسے یہ لوگ پکارتے ہیں باطل ہیں-"

اور محمد رسول اللہ کی شہادت کا مفہوم یہ ہے کہ آپ علم و یقین کے ساتھ گواہی دیں کہ محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہاشمی 'مکی' پھر مدنی اللہ کے رسول برحق ہیں' وہ اللہ کے بندوں میں سب سے برتر ہیں اور آپ

کے رشتے اور خاندان والے مطلقاً عربوں میں سب سے افضل ہیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اچھوں میں سب سے اچھے ہیں، آپ اشرف المخلوقات اور آدم علیہ السلام کی اولاد میں سب کے سردار ہیں۔

لہٰذا آپ پر یہ ایمان رکھنا ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو تمام انسان و جنات، مرد و عورت، عرب و عجم، مالدار و فقیر، شہر و دیہات والے سب کی طرف نبی بناکر بھیجا ہے۔

آپ سب کے لئے اللہ کے رسول ہیں، جو آپ کی پیروی کرے گا وہ جنت کا مستحق ہوگا اور جو آپ کے حکم کی خلاف ورزی کرے گا اس کے لئے جہنم ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے :

"كُلُّ أُمَّتِي يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ إلامَنْ أَبَى قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ يَأبَى ؟ قَالَ: مَنْ أطَاعَنِيْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَ مَنْ عَصَانِيْ فَقَدْ اَبَى" خرجه البخاری في صحيحه -

"میرے تمام امتی جنت میں جائیں گے سوائے اس کے جو انکار کردے، آپ سے کہا گیا کہ اے اللہ کے رسول کون انکار کرے گا؟ آپ نے فرمایا : جس نے میری اطاعت کی جنت میں داخل

ہو گا اور جس نے میری نافرمانی کی تو اس نے انکار کیا۔" (اسے امام بخاری نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے۔)

یہی وہ عظیم اسلامی عقیدہ ہے جس کا مضمون ہے اللہ کی توحید اور تمام اعمال اسی کے لئے خلوص کے ساتھ کرنا، اور اس کے رسول جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے برحق رسول ہونے پر ایمان رکھنا، نماز، زکاۃ، روزہ، اور حج کے واجب ہونے پر ایمان رکھنے کے ساتھ تمام انبیاء کرام و رسولوں پر ایمان رکھنا اور اللہ اس کے فرشتوں، کتابوں، رسولوں اور اچھی بری تقدیر پر ایمان رکھنا اور ان تمام چیزوں پر یقین رکھنا جسے اللہ اور اس کے رسول نے خبر دی ہے۔

اسی اسلامی عقیدے میں بعض لوگوں کی طرف سے کچھ ایسی خرابیاں اور غلطیاں واقع ہوئیں جو اسے ختم کر دیتی ہیں جسے اس محاضرہ میں بیان کر دینا ضروری سمجھتے ہیں۔

اور خرابیاں دو قسم کی ہیں

ایک قسم تو ایسی ہے جو اس عقیدے کو برباد اور ختم کر دیتی ہے جس کا مرتکب۔ نعوذ باللہ۔ کافر ہو جاتا ہے۔

اور دوسری قسم وہ ہے جو اس عقیدے میں کمی اور کمزوری پیدا کر

دیتی ہے۔

تو پہلے قسم کا نام ناقض عقیدہ ہے اور وہ وہی ہے جو عقیدے کو باطل و برباد کر دیتا ہے، جس کا مرتکب انسان کافر اور اسلام سے مرتد ہو جاتا ہے اس کا نام ناقض ہے اور مفسد بھی۔

پہلی قسم: کافر بنادینے والی خرابیاں

نواقض اسلام وہی ہیں جو مرتد ہو جانے کا سبب ہوں اسی کا نام نواقض ہے۔

اور ناقض قول و فعل بھی ہو سکتا ہے اور اعتقاد و شک بھی۔

انسان کبھی کسی بات کے کہنے یا کسی کام کے کرنے، یا کسی چیز کا اعتقاد رکھنے، یا کسی چیز میں شک ہو جانے سے مرتد ہو جاتا ہے، ان تمام چاروں چیزوں سے وہ ناقض پیدا ہوتا ہے جو عقیدے میں گڑبڑی پیدا کرتا ہے، اور اسے باطل کر دیتا ہے، اور جسے علماء کرام نے اپنی کتابوں میں۔ باب حکم المرتد۔ کے نام سے ذکر کیا ہے، علماء کے مذاہب میں سے ہر مذہب اور فقہاء میں سے جس نے کتابیں لکھیں اکثر و بیشتر حدود کے بیان کے وقت مرتد کے احکام ذکر کرتے ہیں، اور مرتد وہی ہے جو اسلام لانے کے

بعد کافر ہو جائے، یعنی وہ اللہ کے دین سے پھر گیااوراس سے منہ پھیر لیا،جس کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کاارشادگرامی ہے :

"مَنْ بَدَّلَ دِيْنَهٗ فَاقْتُلُوهُ"

"جواپنادین بدلے اسے قتل کردو-"

امام بخاری نے اپنی صحیح میں اسے روایت کیاہے-

صحیح بخاری و مسلم میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا پھر معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کوان کے پیچھے بھیجاجب وہ ان کے پاس پہنچے توانہوں نے کہاتشریف رکھئے اور گاؤ تکیہ ان کے لئے لگادیا، تو دیکھتے ہیں کہ ان کے پاس ایک آدمی بندھا ہوا ہے،انہوں نے پوچھایہ کیاہے ؟ جواب دیاکہ یہ یہودی تھااسلام قبول کرنے کے بعد مرتد ہو گیاہے اور دوبارہ یہودی ہو گیا،انہوں نے کہا جب تک یہ قتل نہیں کیاجاتامیں بیٹھوں گا نہیں،جو اللہ اور رسول کا فیصلہ ہے-

ابو موسیٰ نے کہاتشریف رکھئے ایساہی ہوگاتوانہوں نے تین بار اپنا قول دہرایاتوانہوں نے قتل کاحکم دیااوراسے قتل کردیاگیا-

اس سے یہ پتہ چلاکہ اسلام سے مرتد ہونے والاجب توبہ نہ کرے تو

قتل کر دیا جائے گا' اور توبہ کرائے جانے کی صورت میں اگر توبہ کر لیتا ہے اور اسلام قبول کر لیتا ہے تو الحمد للہ- اور اگر اسلام کی طرف لوٹ کر نہیں آتا اور اپنے کفر و ضلالت پر جمار ہتا ہے تو قتل کر دیا جائے گا اور جلد اسے جہنم رسید کر دیا جائے گا-

اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"مَنْ بَدَّلَ دِيْنَهٗ فَاقْتُلُوْهُ"

"جو اپنا دین بدلے اسے قتل کر دو-"

ا- قول کے سبب مرتد ہونا (ارتداد قولی)

نواقض اسلام بہت ہیں انہیں میں سے ایک ارتداد قولی ہے جیسے اللہ کو گالی دینا یہ دین اسلام کے منافی بات ہے-

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دینا یعنی لعنت و ملامت کرنا' اللہ اور اس کے رسول کو گالی دینا یا عیب لگانا جیسے کسی انسان کا کہنا کہ اللہ ظالم ہے' اللہ بخیل ہے' اللہ فقیر و محتاج ہے' اللہ کو بعض معاملات کا علم نہیں ہے یا بعض کاموں پر قدرت نہیں رکھتا ہے تو یہ سب باتیں اسلام سے مرتد کرنے والی ہیں-

جس کسی نے اللہ میں کوئی نقص نکالا' عیب دار ٹھہرایا یا گالی گلوچ دی تو وہ کافر اور اسلام سے مرتد ہے - نعوذ باللہ - یہ ارتداد قولی ہے -

جب کوئی انسان اللہ کو گالی دے یا اس کا مذاق اڑائے یا اس میں نقص نکالے یا اسے کسی ایسی چیز سے متصف کرے جو اس کے شایان شان نہیں ہے جیسے یہودیوں کا کہنا کہ اللہ بخیل ہے' اللہ فقیر ہے اور ہم سب مالدار ہیں -

اور ایسے ہی کوئی کہے کہ اللہ بعض چیزیں نہیں جانتا ہے یا کچھ کاموں پر قدرت نہیں رکھتا ہے یا اللہ کے صفات کا انکار کرے' اس پر ایمان نہ لائے تو ایسا انسان اپنی بری باتوں کی وجہ سے مرتد ہو جائے گا -

یا جیسے کہے کہ اللہ نے ہمارے اوپر نماز نہیں فرض کیا ہے تو یہ اسلام سے مرتد ہو جاتا ہے' جس نے کہا کہ اللہ نے نماز واجب نہیں کی ہے تو وہ تمام مسلمانوں کے اجماع کے ساتھ اسلام سے مرتد و خارج ہو جائے گا -

ہاں اگر وہ جاہل و نادان ہے' مسلم معاشرے سے دور ہے' نہیں جانتا ہے' تو اسے بتلایا جائے گا اس کے باوجود اگر وہ اصرار کرتا ہے تو کافر ہو جائے گا -

لیکن جب وہ مسلمانوں کے درمیان رہتا ہو اور دینی امور سے واقف

ہو ایسی صورت میں اگر کہے کہ نماز واجب نہیں ہے، تو یہ ارتداد ہے توبہ کرلے تو ٹھیک ہے ورنہ قتل کردیا جائے گا۔

یا کہے کہ زکاۃ لوگوں پر واجب نہیں ہے، یا کہے ماہ رمضان کے روزے واجب نہیں ہیں، یا حج استطاعت کے باوجود واجب نہیں ہے۔

جس کسی نے بھی اس طرح کی باتیں کیں وہ اجماعاً کافر ہو جائے گا اسے توبہ کرایا جائے گا اگر کرلے تو ٹھیک ہے ورنہ قتل کردیا جائے گا۔ نعوذباللہ۔

۲۔ ارتداد فعلی

فعلی ارتداد جیسے نماز چھوڑنا، کسی مسلمان کا نماز نہ پڑھنا، اگرچہ وہ کہتا ہو کہ نماز واجب ہے لیکن پڑھتا نہیں تو یہ علمائے کرام کے صحیح قول کے اعتبار سے ارتداد ہے۔

اس لئے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"اَلْعَهْدُ الَّذِيْ بَيْنَنَا وَ بَيْنَهُمُ الصَّلَاةُ فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ"

"وہ عہد و پیمان جو ہمارے اور کافروں کے درمیان ہے نماز ہے جس نے اسے چھوڑ دیا تو وہ کافر ہو گیا۔"

اسے امام احمد ' ابو داود ' ترمذی ' نسائی اور ابن ماجہ نے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے-

اور آپ کے اس فرمان کی وجہ سے کہ :

"بَيْنَ الرَّجُلِ وَ بَيْنَ الْكُفْرِ والشِرْكِ تَرْكُ الصَّلاةِ "

"آدمی اور کفر و شرک کے درمیان نماز چھوڑنے کا فرق ہے-"

اسے امام مسلم نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے-

اور جلیل القدر تابعی حضرت شقیق بن عبداللہ العقیلی کا کہنا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سوائے نماز کے کسی عمل کے چھوڑنے کو کفر نہیں سمجھتے تھے-

اسے امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے-

اور یہ ارتداد فعلی ہے ' یعنی نماز جان بوجھ کر ترک کرنا-

اور اسی میں سے یہ بھی ہے کہ اگر کوئی قرآن کو حقیر سمجھتا ہے ' اور اسے حقیر و ذلیل سمجھتے ہوئے اس پر بیٹھ جائے ' یا جان بوجھ کر اسے گندگی سے لت پت کرے ' یا اسے اپنے قدم سے حقیر جانتے ہوئے روندے ' تو ایسا انسان اس کی وجہ سے اسلام سے مرتد ہو جائے گا-

اور ارتداد فعلی میں سے صاحب قبر سے تقرب حاصل کرنے کی غرض سے قبروں کا طواف کرنا' ان کے لئے یا جنوں کے لئے نماز پڑھنا' یہ ارتداد فعلی ہے۔

رہا ان کو پکارنا' ان سے مدد طلب کرنا' ان کے لئے نذر ماننا' تو یہ ارتداد قولی ہے۔ لیکن جو شخص اللہ کی عبادت کی غرض سے قبروں کا طواف کرے تو اس کا یہ فعل بدعت شمار ہوگا جس سے دین میں خرابی پیدا ہوگی' یہ ارتداد نہیں ہوگا بلکہ یہ دین کے اندر خرابی پیدا کرنے والی بدعت ہوگی۔

جب کہ صاحب قبر سے تقرب حاصل کرنے کی غرض سے طواف نہ کیا ہو بلکہ اللہ سے تقرب حاصل کرنے کی غرض سے نادانی میں قبروں کا طواف کیا ہو۔

غیر اللہ کے لئے ذبح کرنا' ذبیحوں سے غیر اللہ کا تقرب حاصل کرنا کفر فعلی ہے۔

جیسے اونٹ' بکرے' مرغے یا گائے قبر والوں یا جنوں یا ستاروں سے تقرب حاصل کرنے کی غرض سے بطور عبادت ذبح کرے' تو یہ سارے ذبیحے غیر اللہ کے لئے ہوں گے' مردار کے حکم میں ہوں گے

اور یہ فعل کفر اکبر میں شمار ہو گا- ہم اللہ کی عافیت چاہتے ہیں-

یہ تمام چیزیں ارتداد کی قسمیں ہیں اور اسلام کے منافی افعال ہیں-

۳-ارتداد اعتقادی

اعتقادی ارتداد کے اقسام میں سے وہ ہے جس کا دل سے اعتقاد رکھے اگرچہ زبان سے نہ کہے اور نہ ہی کرے بلکہ اپنے دل سے اعتقاد رکھے' جیسے دل سے یہ اعتقاد رکھے کہ اللہ تعالیٰ فقیر ہے' یا وہ بخیل ہے یا ظالم ہے' اگرچہ اسے زبان سے نہ کہے اور نہ ہی کرے-

تو ایسا شخص امت مسلمہ کے اجماع کے ساتھ صرف اس عقیدے کی وجہ سے کافر ہو جائے گا' یا دل سے یہ اعتقاد رکھے کہ بعث و نشور کوئی چیز نہیں' اور جو کچھ اس سلسلے میں وارد ہوا ہے اس کی کوئی حقیقت نہیں' یا یہ اعتقاد رکھے کہ جنت و جہنم کا وجود نہیں' اور نہ ہی کوئی دوسری زندگی ہے' تو ایسا اعتقاد رکھنا ہی کفر اور اسلام سے ارتداد ہے- اگرچہ زبان سے نہ کہے- نعوذ باللہ-

اس عقیدے کے سبب سے تمام اعمال باطل ہو جاتے ہیں' اور ایسے انسان کا ٹھکانہ جہنم ہو گا-

اور ایسے ہی اگر یہ عقیدہ رکھے اگرچہ زبان سے نہ کہے- کہ محمد صلی اللہ

علیہ وسلم سچے نبی نہیں ہیں یا آپ آخری نبی نہیں ہیں' آپ کے بعد دوسرے انبیاء آئیں گے یا یہ اعتقاد رکھے کہ مسیلمہ الکذاب سچا نبی ہے' تو اس کی وجہ سے وہ کافر ہو جائے گا-

یا دل سے یہ عقیدہ رکھے کہ حضرت نوح' موسیٰ' عیسیٰ یا دیگر انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام جھوٹے ہیں یا ان میں سے کوئی ایک جھوٹا ہے تو یہ اسلام سے ارتداد ہے-

یا یہ عقیدہ رکھے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی غیر کو جیسے انبیاء کرام' یا ان کے علاوہ کسی اور انسان' یا سورج' ستارے وغیرہ کو پکارنے میں کوئی حرج نہیں ہے-جب دل سے ایسا عقیدہ رکھے گا تو اسلام سے مرتد ہو جائے گا-

اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

﴿ ذَلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَقُّ وَ أَنَّ مَا يَدْعُونَ مِن دُونِهِ هُوَ الْبَاطِلُ﴾ (سورۃ الحج : ٦٢)

"یہ سب اس لئے کہ اللہ ہی حق ہے اور اس کے سوا جسے بھی یہ پکارتے ہیں وہ باطل ہے-"

اور فرمایا :

﴿ وَإِلٰهُكُمْ إِلَهٌ واحِدٌ لآ إِلَهَ إِلا هُوَالرَّحْمٰنُ الرَّحِيمُ ﴾ (سورة البقرة : ١٦٣)

"تم سب کا معبود ایک ہی معبود ہے اس کے سوا کوئی معبود بر حق نہیں وہ بہت رحم کرنے والا اور بڑا مہربان ہے-"

اور فرمایا :

﴿ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ إِيَّاكَ نَسْتَعِينُ﴾ (سورۃالفاتحہ : ۵)

"ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں-"

اور فرمایا :

﴿ وَ قَضَىٰ رَبُّكَ ألا تَعْبُدُ وا إِلآ إِيَّاهُ﴾(سورۃ الإسراء : ۲۳)

"اور تیرا پروردگار صاف صاف حکم دے چکا ہے کہ تم اس کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کرنا-"

اور فرمایا :

﴿ فَادْعُواْ اللّٰهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ﴾ (سورۃ غافر : ۱۴)

"تم اللہ کو پکارتے رہو اس کے لئے دین کو خالص کر کے گو کافر برا مانیں-"

اور فرمایا:

﴿وَ لَقَدْ أُوحِيَ إِلَيْكَ وَ إِلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكَ لَئِنْ أَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَ لَتَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ﴾ (سورة الزمر: ٦٥)

"یقیناً تیری طرف بھی اور تجھ سے پہلے- کے تمام نبیوں- کی طرف بھی وحی کی گئی ہے کہ اگر تو نے شرک کیا تو بلاشبہ تیرا عمل ضائع ہو جائے گا اور بالیقین تو زیاں کاروں میں سے ہو جائے گا-"

اس مفہوم کی اور بھی بہت ساری آیتیں ہیں-

تو جس نے بھی یہ خیال رکھایا اعتقاد رکھا کہ اللہ کے ساتھ کسی اور کی خواہ وہ فرشتہ ہو نبی ہو' یا درخت' جن وغیرہ ہو' عبادت ہو سکتی ہے تو وہ کافر ہو گا-

اور جب اسے زبان سے بھی کہہ دے تو قول واعتقاد دونوں سے کافر ہو جائے گا-

اور اگر کر گذرے اور غیر اللہ کو پکارے اور ان سے فریاد رسی کرے تو

قول، فعل اور اعتقاد سب کے لحاظ سے کافر ہو جائے گا- ہم اللہ سے عافیت چاہتے ہیں-

اور آج جو اکثر ملکوں میں قبروں کے پجاری مردوں کو پکارتے اور ان سے فریادرسی کرتے اور ان سے مدد طلب کرتے ہیں یہ سب اسی میں داخل ہے-

ان میں سے بعض کہتے ہیں : اے میرے آقا میری مدد فرما، میری فریادرسی کر، میں تیرے پاس ہی ہوں، میرے مریض کو شفا دے، میرے گم ہونے والے کو واپس کر دے اور میرے دل کی اصلاح فرمادے-

ان مردوں کو آواز دیتے ہیں، جن کا نام انہوں نے اولیاء رکھ رکھا ہے، ان سے یہ سوال کرتے ہیں، اللہ کو بھول گئے اور اس کے ساتھ غیر کو شریک کیا- اللہ اس سے بلند و بالا ہے- تو یہ قولی، فعلی اور اعتقادی کفر ہے-

اور ان میں سے بعض دور دراز ملکوں سے لمبی مسافت سے آواز دیتے ہیں کہ یارسول اللہ میری مدد فرما، اور اس طرح کی دوسری درخواستیں-

اور بعض آپ کی قبر کے پاس کہتے ہیں کہ یارسول اللہ میرے بیمار کو شفا دیں، یارسول اللہ مدد فرمائیں، ہمارے دشمنوں پر ہمیں غالب

کریں، ہمارے حالات سے آپ واقف ہیں، دشمنوں پر ہمیں غلبہ عطا فرمائیں، جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غیب نہیں جانتے- غیب کا علم صرف اللہ تعالیٰ ہی کو ہے- یہ قولی و فعلی شرک ہے اور جب اس کے ساتھ یہ اعتقاد رکھے کہ یہ جائز ہے اس میں کوئی حرج نہیں، تو یہ بیک وقت قولی، فعلی اور اعتقادی شرک ہو جائے گا-نسأل الله العافية-

یہ بہت سے ملکوں اور شہروں میں پایا جاتا ہے اور اس ملک میں بھی تھا- شیخ محمد بن عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ کی دعوت سے پہلے ریاض و درعیہ میں تھا، ان شہروں میں لوگوں کے معبودان باطلہ تھے، اللہ کے سوا درختوں کی پرستش ہوتی تھی، لوگوں کی اولیاء نام رکھ کر اللہ کے ساتھ عبادت ہوتی تھی، اللہ کے ساتھ قبروں کی پوجا ہوتی تھی، زید بن الخطاب رضی اللہ عنہ کی قبر جبیلہ میں جہاں وہ مسیلمہ الکذاب کے زمانے حروب ردہ میں شہید ہوئے تھے موجود تھی، اللہ کے سوا ان کے قبر کی پوجا ہوتی تھی، اللہ کے فضل و کرم سے اسے ڈھا دیا گیا اور آج وہ قصۂ پارینہ ہو گئی، یہ سب شیخ محمد بن عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ کی دعوت کا نتیجہ ہے، اللہ انہیں ہماری طرف اور جملہ مسلمانوں کی طرف سے بہترین جزا عطا فرمائے- نجد و حجاز میں بے شمار و لاتعداد بڑے بڑے

شرک کے کام' باطل عقائد اور غیر اللہ کی عبادت کا رواج عام تھا' لیکن جب محمد بن عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ کا بارہویں صدی کے نصف آخر میں یعنی تقریباً دو سو سال سے کچھ زیادہ پہلے ظہور ہوا- لوگوں کو اللہ کی طرف بلایا اور رہنمائی کی' تو اکثر جاہل و نفس پرست علماء نے آپ کی مخالفت کی' اور دشمنی پر اتر آئے لیکن اللہ تعالیٰ نے علماء حق سے آپ کی تائید کی' تو آپ نے دعوت الی اللہ اور توحید کی طرف رہنمائی کا فریضہ انجام دیا' اور ان کے لئے واضح طور پر یہ بیان کیا کہ جن' پتھر' اولیاء و صالحین وغیرہ کی عبادت شرک ہے اور جاہلی عمل ہے' یہ کفار قریش ابوجہل وغیرہ کے کام ہیں' جیسے وہ لوگ لات' عزیٰ و منات کی عبادت اور قبر پرستی کرتے تھے تمہارے اعمال انہیں کے اعمال جیسے ہیں-

آپ نے لوگوں کے لئے واضح کیا اور اللہ تعالیٰ آپ کے ہاتھ پر جنہیں ہدایت دینی تھی ہدایت یاب کیا' پھر آپ کی دعوت نجد کے تمام علاقوں میں پھیل گئی ایمان و توحید کا بول بالا ہوا-

لوگوں نے اللہ کے ساتھ شرک اور ولیوں و قبروں کی عبادت چھوڑی جب کہ پہلے وہ لوگ بجز ان کے جن پر اللہ نے رحم فرمایا انہیں کی عبادت کرتے تھے- بلکہ بعض لوگ پاگل و مجنون لوگوں کی عبادت

کرتے تھے اور انہیں اولیاء کہتے تھے' اور یہ ان کی بڑی جہالت ہے جس میں وہ لوگ مبتلا تھے۔

۴۔شک سے مرتد ہونا

اعتقادی' عملی و قولی ارتداد کا بیان تو ہو چکا ہے رہا شک سے مرتد ہونے کا بیان' تو مثال کے طور پر جیسے کوئی کہے کہ میں نہیں جانتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ حق ہے کہ نہیں۔ مجھے شک ہے تو یہ کفر شکی میں مبتلا کافر ہے۔

یا یہ کہے کہ مجھے نہیں معلوم کہ بعث ہے یا نہیں' یا جنت و جہنم کے حق ہونے میں شک کرے کہے میں نہیں جانتا ہوں' مجھے شک ہے۔

تو ایسا شخص توبہ کرایا جائے گا اگر کر لیتا ہے تو ٹھیک ہے ورنہ ان دینی امور میں جو یقینی طور پر نص و اجماع سے معلوم ہیں شک کی وجہ سے کفر کی حالت میں قتل کر دیا جائے گا۔

پس جو آدمی اپنے دین میں شک کرے اور کہے کہ مجھے نہیں معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ حق ہے یا رسول برحق ہیں' وہ سچے ہیں یا جھوٹے' یا کہے کہ میں نہیں جانتا کہ آپ آخری نبی ہیں یا کہے کہ مسیلمہ کے جھوٹے ہونے کا مجھے علم نہیں' یا کہے کہ اسود عنسی جس نے یمن میں نبوت کا

دعویٰ کیا تھا- جھوٹا ہے یا نہیں، تو یہ تمام شکوک اسلام سے مرتد کر دینے والے ہیں' ایسے انسان سے توبہ کرایا جائے گا اور حق بتایا جائے گا توبہ کرتا ہے تو ٹھیک ہے ورنہ قتل کر دیا جائے گا-

اور جیسے نماز کے سلسلے میں کہے مجھے شک ہے کہ واجب ہے یا نہیں، اور زکاۃ واجب ہے کہ نہیں، ماہ رمضان کے روزے واجب ہیں یا نہیں' یا طاقت کے باوجود عمر میں ایک بار حج کے وجوب وعدم وجوب میں شک کرے، تو یہ تمام شکوک کفر اکبر ہیں' کہنے والے سے توبہ کرایا جائے گا، اگر توبہ کر لے اور ایمان لے آئے' تو ٹھیک ہے ورنہ رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان : "مَنْ بَدَّلَ دِيْنَهٗ فَاقْتُلُوه " کے رو سے قتل کر دیا جائے گا-

اسے امام بخاری نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے-

تو نماز، روزہ، زکوۃ اور حج ان تمام چیزوں کے حق ہونے نیز ان کے شرعی شروط کے ساتھ مسلمانوں پر واجب ہونے پر ایمان لانا ضروری ہے-

دوسری قسم : وہ خرابیاں جو دائرہ ایمان سے خارج تو نہیں کرتیں لیکن ایمان میں کمی اور کمزوری پیدا کر دیتی ہیں-

پہلی قسم جس کا بیان ہو چکا ہے وہ خرابیاں ہیں جو اسلام کے منافی ہیں' اور اسے باطل کر دیتی ہیں اور ایسا انسان مرتد ہو جاتا ہے' اسے توبہ

کرایا جائے گا اور توبہ نہ کرنے کی صورت میں قتل کر دیا جائے گا۔

دوسری قسم :

وہ خرابیاں جو کفر میں داخل نہیں کرتیں لیکن ایمان میں کمزوری و کمی کی باعث بنتی ہیں۔

ایسا انسان جہنم اور اللہ کے غضب سے محفوظ نہیں رہ سکتا ہے، لیکن وہ کافر نہیں ہوگا۔ اس کی مثالیں جیسے زنا جب آدمی کا ایمان ہے کہ وہ حرام ہے، اسے حلال بھی نہیں سمجھا، حرام جانتا ہے، حلال نہیں جانتا بلکہ یہ جان کر زنا کرتا ہے کہ نافرمان ہوگا تو ایسا شخص کافر نہیں ہوگا، بلکہ نافرمان و گنہگار ہوگا لیکن اس کا ایمان ناقص ہوگا اور یہ گناہ اس کے عقیدے میں خرابی کا باعث ہوگا لیکن دائرہ ایمان سے خارج نہیں ہوگا۔

ہاں اگر وہ زنا حلال ہونے کا اعتقاد رکھتا ہے تو کافر ہو جائے گا۔ اور ایسے ہی اگر کہے کہ چوری کرنا حلال ہے یا اس جیسی دوسری گناہ، تو کافر ہو جائے گا، اس لئے کہ اس نے اللہ تعالٰی کی حرام کردہ چیزوں کو حلال سمجھا ہے۔

اور ایسے ہی غیبت کرنا، چغلی کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا اور سود کھانا

وغیرہ عقیدے میں یہ تمام خرابیاں دین وایمان کمزور کرنے والی ہیں۔

اور ایسے ہی بدعتیں جو معصیت کے کاموں سے زیادہ سخت ہیں' دین کے اندر بدعت ایمان کی کمزوری کا سبب ہے اور جب تک اس میں شرک کا وجود نہ ہو انسان اس سے مرتد نہیں ہوتا ہے۔

اس کی مثالیں: قبروں پر تعمیر کی بدعت جیسے قبر پر مسجد یا قبہ بنائے تو یہ بدعت ہے' دین میں خرابی پیدا کرتی ہے اور ایمان کمزور کرتی ہے اور یہ اس صورت میں ہے جب بنانے والا اللہ کے ساتھ کفر کے جواز کا اعتقاد نہ رکھتا ہو اور نہ ہی مردوں کو پکارنے 'ان سے فریاد رسی کرنے اور ان کے لئے نذر و نیاز کا قائل ہو بلکہ وہ اپنے اس فعل سے ان کی عزت و احترام کا خیال رکھتا ہو' تو ایسی صورت میں یہ کام کفر نہیں ہے بلکہ دین خراب کرنے والی بدعت ہے' ایمان میں کمزوری و کمی پیدا کرتی ہے اور شرک تک پہنچانے کا ذریعہ ہے۔

اور بدعت کی مثالوں میں سے جشن عید میلاد النبی کی بدعت ہے۔

ربیع الاول کی بارہویں تاریخ کو کچھ لوگ محفل عید میلاد النبی منعقد کرتے ہیں تو یہ کام بدعت ہے' نہ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور نہ ہی صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین اور نہ آپ کے خلفائے راشدین نے اسے

کیا ہے اور نہ ہی دوسری و تیسری صدی والوں نے کیا ہے بلکہ یہ دین میں ایک نئی ایجاد کردہ بدعت ہے-

بدوی یا عبدالقادر جیلانی وغیرہ کی محفل میلاد منعقد کرنا' میلاد کی محفلیں منعقد کرنا ان بدعتوں اور غلط کاموں میں سے ہے جو عقیدے میں خرابیاں پیدا کرتے ہیں' اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی کوئی دلیل نہیں نازل فرمائی ہے-

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"شَرُّ الْأُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ"

(رواه مسلم)

"سب سے برا کام نئے نئے ایجاد کردہ کام ہیں اور ہر بدعت گمراہی ہے"-اسے مسلم نے روایت کیا ہے-

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَرَدٌّ"

(متفق عليه)

"جس کسی نے ہمارے اس دین میں نئی چیز پیدا کی جو دین میں سے نہیں ہے' تو وہ مردود ہے" اس کی صحت پر بخاری' مسلم کا اتفاق ہے-

یعنی وہ اس پر مردود ہے۔
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
"مَنْ عَمِلَ عَمَلاً لَيْسَ عَلَيْهِ أمْرُنَا فَهُوَرَدٌّ " (رواه مسلم في صحيحه)
"جس کسی نے کوئی ایسا کام کیا جو ہمارے طریقے پر نہیں ہے تو وہ مردود ہے۔"
اسے امام مسلم نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے۔
نیز آپ نے فرمایا:
"تم لوگ نئے ایجاد شدہ کاموں سے بچو اس لئے کہ دین میں ہر نئی ایجاد کی گئی چیز بدعت ہے' اور ہر بدعت گمراہی ہے۔"
تو بدعتیں دین میں ان خرابیوں میں سے ہیں جو کفر سے کمتر درجہ کی ہیں جب ان میں کفریہ کام نہ ہو۔ رہا جب محفل میلاد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پکارنا' آپ سے فریاد رسی کرنا اور مدد طلب کرنا ہو تو یہ اللہ کے ساتھ شرک ہو جائے گا۔

اور ایسے ہی ان کا پکارنا: یا رسول اللہ ہماری مدد فرما' مدد مدد یا رسول اللہ' یا رسول اللہ تو ہماری فریاد رسی کر' یا ان کا یہ اعتقاد رکھنا کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غیب جانتے ہیں' یا آپ کے علاوہ کسی کو غیب کا علم ہے جیسے بعض شیعوں کا علی' حسن اور حسین کے بارے میں یہ اعتقاد کہ انہیں غیب کا علم ہے' تو یہ تمام چیزیں شرک اور دین سے ارتداد ہے خواہ وہ محفل میلاد میں ہو یا میلاد میں نہ ہو۔

اور ایسے ہی بعض رافضیوں کا یہ کہنا کہ ان سبھی بارہ اماموں کو غیب کا علم ہے تو یہ کفر و ضلالت اور دین اسلام سے ارتداد ہے۔

اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿ قُل لا يَعْلَمُ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَ الأَرْضِ الْغَيْبَ إِلا اللّٰهُ ﴾ (سورۃ النمل : ٦٥)

"آپ کہہ دیجئے کہ زمین اور آسمانوں میں غیب کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے۔"

لیکن جب محفل میلاد میں صرف سیرت نبوی کا پڑھنا اور آپ کے پیدائش کے وقت' آپ کیلڑائیوں میں واقع شدہ واقعات اور اس جیسی وہ تمام چیزیں جو ان کے محفلوں و ولیموں میں ہوتی ہیں تو یہ بدعت ہے' جو دین میں کمی پیدا کرتی ہے لیکن یہ دین کے منافی و مناقض نہیں ہے۔

اور بدعتوں ہی میں سے ہے جو بعض نادان لوگ ماہ صفر کے بارے میں اعتقاد رکھتے ہیں کہ اس مہینے میں سفر نہیں کرنا چاہیئے اس لئے کہ اس مہینے صفر نامی ایک کیڑہ ہوتا ہے جو پیٹ کو تکلیف دیتا ہے' تو یہ لوگ اس سے بد شگونی لیتے ہیں' یہ جہالت و گمراہی ہے اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے :

"لا عَدْوَى وَلا طِيَرَةَ "

"نہ چھوت چھات ہے اور نہ ہی بدشگونی-"

اس لئے چھوت چھات' بدشگونی کا اعتقاد رکھنا اور بچھتروں یا غول شیطان سے تعلق قائم رکھنا یہ تمام ان جاہلی کاموں میں سے ہیں جو دین میں خرابیوں کا باعث ہیں-

تو جس نے بھی یہ سمجھا کہ چھوت چھات کا وجود ہے تو یہ باطل ہے' لیکن اللہ تعالیٰ بعض مریضوں سے گھل مل کر رہنے کو کبھی تندرست انسان کے مریض ہونے سبب بنا دیتا ہے-

لیکن بذات خود یہ سرایت نہیں کرتی ہے اسی لئے جب بعض عربوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان سنا : "لا عدوی" تو کہا اے اللہ کے رسول اونٹ ریگستان میں ہرن کی طرح ہوتا ہے' لیکن جب

خارش زدہ اونٹ ان کے درمیان داخل ہو جاتا ہے تو اسے بھی خارش زدہ کر دیتا ہے' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ : "پہلے اونٹ کو کس نے چھوت چھات سے دوچار کیا" یعنی کس نے پہلے اونٹ میں خارش نازل کی-

تو تمام معاملے اللہ کے ہاتھ میں ہیں' جب چاہتا ہے اس خارش کے سبب اسے خارش زدہ کر دیتا ہے اور اگر چاہے تو اسے خارش زدہ نہ کرے-

اور آپ کا فرمان ہے :

"لاَیُوْرَدَنَّ مُمَرَّضٌ عَلٰی مُصَحٍّ"

"بیمار کو تندرست کے پاس نہ لایا جائے-"

یعنی بیمار اونٹ کو صحت مند اونٹ کے پاس نہ لاؤ بلکہ دونوں ایک دوسرے سے الگ رہیں' اور یہ برائی سے بچنے اور اس کے اسباب سے دور رہنے کی باب سے ہے ورنہ تمام امور اللہ کے ہاتھ میں ہیں کوئی چیز بذات خود معدی نہیں ہے بلکہ وہ اللہ کے ہاتھ میں ہے-

ارشاد باری تعالیٰ ہے :

﴿ قُل لَّن يُصِيبَنَآ إلا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا ﴾ (سورة التوبة :٥١)

"آپ کہہ دیجئے کہ ہمیں وہی چیز لاحق ہو سکتی ہے جو اللہ نے
ہمارے لئے لکھ دیا ہے-"

گھل مل کر رہنا مرض ہونے کا سبب ہے اس لئے گھل مل کر رہنا مناسب نہیں ہے، تو کھجلی والا اونٹ صحت مند اونٹ سے ملا کر نہ رکھا جائے، ایسے ہی ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلمبرائی کے اسباب سے بچنے وپرہیز کرنے کا حکم دیا ہے، لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ جب گھل مل کر رہے گا تو وہ بیماری اس کے اندر سرایت کر جائے گی ہرگز نہیں، کبھی سرایت کر جاتی ہے اور کبھی نہیں کرتی-سب اللہ کے ہاتھ میں ہے، اس لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے "فَمَنْ أعْدَى الأوَّلَ" فرمایا یعنی پہلے کو بیماری کہاں سے آئی اور اس بیان میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان بھی ہے:

"فِرَّ مِنَ الْمَجْذُوْمِ فِرَارَكَ مِنْ الأَسَدِ"

"شیر سے بھاگنے کی طرح کوڑھی سے بچو-"

مطلب یہ ہے کہ اہل جاہلیت کا چھوت چھات سے بدشگونی لینا اور پرندہ اڑا کر یا ہامہ سے بدشگونی لینا-ہامہ: یہ میت کی روح ہے اس کے قبر کے پاس پرندے کے مانند ہوتی ہے جس سے لوگ بدشگونی لیتے

ہیں- یہ باطل ہے اس کی کوئی بنیاد نہیں ہے میت کی روح جنت یا جہنم میں ہوتی ہے-

دیکھی یا سنی جانے والی چیزوں سے بدشگونی اور بد فالی لینا جاہلی کاموں میں سے ہے اس لئے کہ وہ جب کسی نامناسب چیز کو دیکھتے جیسے کوا' یا کالا گدھا' یا کٹے ہوئے دم والا وغیرہ تو بدشگونی لیتے تھے' یہ ان کی جہالت و گمراہی ہے' اللہ تعالیٰ ان کی تردید کرتے ہوئے فرماتا ہے :

﴿ إِنَّمَا طَآئِرُهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ ﴾ (سورۃ الأعراف :۱۳۱)

"در حقیقت ان کی نحوست اللہ کے پاس ہے-"

تو اللہ ہی کے ہاتھ میں نفع و نقصان ہے' اسی کے ہاتھ میں عطا کرنا اور روک لینا ہے- نحوست کی کوئی حقیقت و اصلیت نہیں ہے' وہ ایسی چیز ہے جس کا ان کے سینوں میں وجود ہے اس کی کوئی حقیقت نہیں ہے بلکہ وہ باطل چیز ہے-

اسی لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "لاطیرة" بدشگونی کوئی چیز نہیں ہے-

اس لئے جب کوئی منحوس چیز دیکھے تو اپنی ضرورت سے واپس نہ لوٹے' اگر سفر کے لئے نکلے اور بد شکل گدھا یا آدمی وغیرہ سامنے آجائے تو

واپس نہ ہو بلکہ اللہ پر بھروسہ کر کے اپنی ضرورت کے لئے نکل جائے۔

اگر واپس ہو جاتا ہے تو یہی بدشگونی ہے اور بدشگونی عقیدے میں خرابی کا باعث ہے' لیکن شرک اکبر سے کم ہے بلکہ یہ شرک اصغر ہے' ایسے ہی تمام بدعتیں ہیں' ساری کی ساری عقیدے میں خرابیاں پیدا کرنے والی ہیں' لیکن کفر سے کم ہیں اگر کفریہ کام نہ ہوں۔

تو یہ بدعتیں جیسے میلاد کی بدعت' قبروں پر عمارتوں کی تعمیر' ان پر مسجدیں بنانا اور صلاۃ الرغائب یہ تمام کی تمام بدعت ہیں۔

اور شب اِسراء و معراج۔ جسے یہ لوگ رجب کی ستائیسویں تاریخ مقرر کرتے ہیں۔ محفل منعقد کرنا ایسی بدعت ہے جس کی کوئی اصل نہیں ہے۔

اور کچھ لوگ شعبان کی پندرہویں تاریخ کی رات محفل منعقد کرتے ہیں اور اس میں قربت الٰہی کے غرض سے بہت سارے کام کرتے ہیں بسا اوقات پوری رات جاگتے ہیں اور دن کو روزے رکھتے ہیں اور خیال یہ کرتے ہیں کہ یہ ثواب کا کام ہے' حالانکہ اس کی کوئی اصل نہیں ہے اور اس کے متعلق وارد حدیثیں صحیح نہیں ہیں' بلکہ وہ بدعت ہے۔

اس سلسلے میں جامع قاعدہ یہ ہے کہ ہر وہ عبادت جسے لوگوں نے

رائج کرلیا ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو کرنے کا حکم دیا ہو اور نہ خود کیا ہو اور نہ ثابت رکھا ہو' تو وہ بدعت ہے۔

اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ :

"مَنْ أَحْدَثَ فِيْ أَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَرَدٌّ "

"جس نے ہمارے دین میں نئی چیز ایجاد کی جو اس میں سے نہیں ہے تو وہ مردود ہے۔"

اور فرمایا :

"مَنْ عَمِلَ عَمَلاً لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَرَدٌّ"

"جس نے کوئی ایسا کام کیا جو ہمارے طریقے کے مطابق نہیں ہے تو وہ مردود ہے۔"

اور آپ جمعہ کے خطبہ میں فرماتے تھے :

" وَشَرُّ الْأُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ "

"سب سے برے کام دین میں نئی نئی ایجاد ہیں اور ہر بدعت گمراہی ہے۔"

لوگوں کو بدعت سے خوف دلاتے تھے' انہیں سنت کے التزام کی

دعوت دیتے تھے-

تو مسلمانوں کے لئے ضروری ہے کہ اسلام اپنے اوپر لازم کرلیں اور اس پر جمے رہیں' یہی ان کے لئے کافی اور درجہ کمال ہے-

انہیں بدعت کی کوئی حاجت نہیں ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :

﴿ الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ أَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الإِسْلاَمَ دِيْنًا﴾ (سورۃالمائدہ : ۳)

"آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین پورا کر دیا اور تمہارے اوپر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لئے مذہب اسلام کو دین کی حیثیت سے پسند کر لیا-"

تو اللہ تعالیٰ نے دین پورا اور مکمل کر دیا جس پر اس کی تعریف اور اس کا شکر ادا کرنا چاہیئے' اس لئے لوگوں کو اب بدعت لانے کی ضرورت نہیں ہے-

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے :

"عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَ سُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ مِنْ بَعْدِيْ تَمَسَّكُوْا بِهَا وَ عَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ "

"تم لوگ اپنے اوپر میری سنت اور میرے بعد ہونے والے خلفائے راشدین کی سنت لازم کرلو اور اسے مضبوطی سے تھام لو۔"

اس لئے لوگوں کو اب زید و عمر کی بدعت کی ضرورت نہیں ہے' بلکہ اللہ کی شریعت کو پکڑے رہنا' اس کے راستے پر چلنا' اس کے حدود پر رک جانا اور لوگوں کی ایجاد کردہ بدعتوں کو چھوڑ دینا واجب و ضروری ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے بدعت اور بدعتیوں کی مذمت کرتے ہوئے فرمایا:

﴿أَمْ لَهُمْ شُرَكَاؤُا شَرَعُواْ لَهُم مِّنَ الدِّينِ مَا لَمْ يَأْذَن بِهِ اللَّهُ﴾ (سورۃ الشوری :۲۱)

"یا ان کے ایسے شریک کار ہیں جنہوں نے ان کے لئے ایسی دینی شریعتیں بنا دیں جن کی اللہ نے اجازت نہیں دی ہے۔"

اللہ تعالیٰ تمام لوگوں کو اچھے کاموں کو توفیق بخشے اور مسلمانوں کے حالات درست فرمائے اور انہیں دین میں سمجھ عطا فرمائے اور کجی' انحراف اور گمراہی کے راستے سے محفوظ رکھے اللہ تعالیٰ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل واصحاب پر درود و سلام نازل فرمائے۔

فہرست مضامین

صفحہ نمبر	عناوین	نمبر شمار
۵	تمہید	۱
۱۶	خرابیوں کی دو قسمیں ہیں	۲
۱۷	پہلی قسم : کافر بنا دینے والی خرابیاں	
۱۹	۱-ارتداد قولی	
۲۱	۲-ارتداد فعلی	
۲۴	۳-ارتداد اعتقادی	
۳۱	۴-شک سے مرتد ہونا	
۳۲	دوسری قسم : وہ خرابیاں جو دائرہ ایمان سے خارج نہیں کرتی ہیں۔	

فهرس الموضوعات

الموضوع	الصفحة
التمهيد	٥
القوادح قسمان	١٦
النوع الأول : القوادح المكفرة	١٧
١- الردة بالقول	١٩
٢- الردة بالفعل	٢١
٣- الردة بالاعتقاد	٢٤
٤- الردة بالشك	٣١
النوع الثاني : القوادح دون الكفر	٣٢

•••••

القوادح في العقيدة

ووسائل السلامة منها

تأليف:

سماحة الشيخ عبد العزيز بن عبد الله بن باز

مفتي عام المملكة العربية السعودية

ترجمه إلى اللغة الأردية
أسرار الحق بن عبيد الله

راجعه:
محمد إسماعيل عبد الحكيم

المكتب التعاوني للدعوة الإرشاد وتوعية الجاليات بسلطانة
تحت إشراف وزارة الشؤون الإسلامية والأوقاف والدعوة والإرشاد
بالمملكة العربية السعودية

ص.ب: ٩٢٦٧٥ الرياض: ١١٦٦٣

هاتف: ٤٢٤٠٠٧٧ ناسوخ: ٤٢٥١٠٠٥